پروفیسر ڈاکٹر رؤف پاریکھ، کراچی

نقطۂ نظر

ضرب المثل اور اُردو میں ضرب الامثال کی لغات

ضرب المَثَل کی تعریف یا تعارف سے پہلے یہ وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ ''مَثَل'' کا تلفظ میم (م) اور ثے (ث) پر زبر کے ساتھ ہے اور بعض حضرات کو ہم نے اس کا تلفظ ''مِثْل'' (اور'' ضرب المِثْل'') یعنی میم (م) کے نیچے زیر اور ثے (ث) ساکن کے ساتھ کرتے سنا ہے جو بالکل غلط ہے۔ مِثْل (میم مکسور، ث ساکن) ایک الگ لفظ ہے جس کے معنی ہیں نظیر، مثال اور اس کے دوسرے معنی ہیں ہم سر، ہم رتبہ[۱]۔ جبکہ مَثَل (بفتحتین) سے مراد ہے، کہاوت، مقولہ جسے ضرب المَثَل بھی کہا جاتا ہے[۲]۔ اس کی جمع ضرب الا َمثال ہے۔ گویا ضرب الامثال کے معنی ہیں کہاوتیں۔

☆ کہاوت یا ضرب المَثَل کیا ہے؟

افسوس کہ آج پڑھے لکھے لوگ بھی کہاوت اور محاورے میں کوئی تمیز روا نہیں رکھتے حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہے۔ کہاوت یا ضرب المثل کی تعریفیں مختلف مآخذ میں ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ ملتی ہیں، مثلاً The Oxford Encyclopedic English Dictionary نے proverb یعنی کہاوت کی یہ تعریف دی ہے:

proverb: a short pithy saying in general use, held to embody a general truth

اس کا مفہوم کچھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ:

کہاوت ایک ایسا مختصر اور پُر مغز جملہ یا فقرہ ہوتا ہے جو عام استعمال میں ہوتا ہے اور جس کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس میں عمومی صداقت موجود ہے[۳]۔

یونس اگاسکر نے مختلف مآخذات سے کہاوت کی تعریف اور مفہوم لکھنے کے بعد اس پر بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ ''کہاوت قدما کے طویل تجربات و مشاہدات کا نچوڑ وہ دانش مندانہ قول ہے، جس میں کسی کی ذہانت نے زورِ بیاں پیدا کیا ہو اور جسے قبولِ عام نے روزمرہ زندگی کا کلیہ بنا دیا ہو''[۴]۔

یہ ایک بہتر تعریف ہے لیکن اس میں بھی کہاوت کی بعض خصوصیات نہیں آسکی ہیں۔ دراصل کہاوت کی تعریف پر ماہرین کی بہت طویل بحثیں ہیں اور یہ ارسطو سے لے کر آج تک جاری ہیں[۵]۔ ان بحثوں کی تفصیل میں جائے بغیر عرض ہے کہ دنیا کی تقریباً ہر زبان میں کہاوتیں ہوتی ہیں اور کہاوتوں کا مطالعہ کرنا اور ان کی وضاحت اور جمع آوری ایک قدیم علمی سرگرمی ہے۔ یہ موجودہ دور میں ایک باقاعدہ علم کا درجہ رکھتا ہے اور انگریزی میں اس کا ایک باقاعدہ نام بھی ہے۔ کہاوتوں کی جمع آوری اور مطالعے کو انگریزی میں paremiology کہا جاتا ہے۔ اسے ہم اردو میں مَثَل شناسی کہہ سکتے ہیں نیز کہاوتوں کے لکھنے اور ان کی تشریح کے عمل کو انگریزی میں paremiography کہتے ہیں۔ اس کا اردو مترادف مَثَل نگاری ہوسکتا ہے۔

ولف گینگ میڈر (Wolfgang Mieder) کا کام کہاوت کے ضمن میں پوری دنیا میں معروف ہے اور اس نے اپنے گزشتہ کاموں کا حوالہ دیتے ہوئے اپنی ۲۰۰۴ء کی مطبوعہ کتاب میں کہاوت کی یہ تعریف دی ہے[۶]:

a proverb is a short, generally known sentence of the folk which contains wisdom, truth, morals and traditional views in a metaphorical, fixed and memeorizable form and which is handed down from generation to generation

میڈر کی اس عبارت کا مفہوم کچھ یوں ہوسکتا ہے:

''کہاوت طے شدہ اور قابلِ حفظ الفاظ میں بیان کردہ ایک ایسا مختصر اور معروف عوامی جملہ ہوتا ہے جس میں دانش، سچائی، اخلاقی تعلیم اور روایتی نقطۂ نظر استعاراتی انداز میں پائے جاتے ہیں اور جو نسل در نسل منتقل ہوتا ہے''۔

یہ تعریف جامع ہے اور اس میں کہاوت یا مَثَل کی اہم خصوصیات بیان ہوگئی ہیں، جس کے نمایاں نکات یہ ہیں:

۱۔ کہاوت مختصر ہوتی ہے۔
۲۔ کہاوت عام طور پر معروف ہوتی ہے یعنی زباں زدِ خاص و عام ہوتی ہے۔
۳۔ کہاوت کی بنیاد لوک یا عوامی ہوتی ہے۔
۴۔ کہاوت میں عقل و دانش، صداقت، اخلاقیات اور روایتی احساس و نقطۂ نظر پائے جاتے ہیں۔
۵۔ کہاوت استعاراتی انداز میں بھی ہوسکتی ہے۔
۶۔ کہاوت کے الفاظ مقررہ یا طے شدہ ہوتے ہیں، گویا ان میں ردوبدل جائز نہیں۔
۷۔ کہاوت کے الفاظ کی ترتیب یا نشست و برخاست ایسی ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کی زبان پر چڑھ جاتے ہیں اور یاد رہ جاتے ہیں۔
۸۔ کہاوت نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہے۔

بعض مصرعے بھی اسی لیے کہاوت کا درجہ حاصل کرلیتے ہیں کہ ان میں عمومی سچائی ہوتی ہے اور وہ کسی خاص صورت حال یا واقعے کے کسی خاص پہلو یا سبق کی وضاحت کرتے ہیں۔ اردو کے سینکڑوں مصرعے اسی لیے تحریر و تقریر میں استعمال کرلیے جاتے ہیں کہ وہ کہاوت بننے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔

کہاوت نہ صرف دانش و حکمت لیے ہوئے ہوتی ہے بلکہ رسوم و رواج اور سماجی رجحانات کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ اردو کی بعض قدیم کہاوتوں کے الفاظ اور بعد کے ادوار کی کہاوتوں کی زبان کے مطالعے سے اس لسانی تغیر کا بھی اندازہ ہوتا ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ ہر زبان میں ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اردو کہاوتوں کا مطالعہ لسانیاتی نقطۂ نگاہ سے بھی اہم ثابت ہوسکتا ہے۔ یونس اگاسکر نے کہاوتوں کا سماجی مطالعہ پیش کیا ہے لیکن اردو کہاوتوں کا تفصیلی لسانی اور لسانیاتی مطالعہ بھی اہمیت اور دل چسپی کا حامل ہوگا۔

☆ کہاوت اور محاورہ

اکثر پڑھے لکھے لوگ بلکہ بعض پروفیسر نما حضرات بھی محاورے اور کہاوت میں فرق روا نہیں رکھتے اور وہ تقریر اور تحریر میں کہاوت کو بھی محاورہ کہہ دیتے ہیں۔ محاورے کے بارے میں بنیادی بات یہ ہے کہ:

۱۔ محاورہ مجازی معنی میں ہوتا ہے۔

> اردو ضرب الامثال کی لغات میں ''جامع الامثال'' جامع ترین ہے۔اس میں گزشتہ تقریباً تمام کاموں کو سمیٹ لیا گیا ہے۔وارث سرہندی کی مرتبہ اس لغت پر شان الحق حقی نے نظر ثانی کی اور اسے مقتدرہ قومی زبان نے ۱۹۸۶ء میں شائع کیا

۲۔ محاورے میں مصدر کا ہونا لازمی ہے۔

۳۔ محاورہ کم از کم دو الفاظ پر مشتمل ہوتا ہے، مثلاً دل جلنا، آنکھیں چار ہونا، دل میں لڈو پھوٹنا، خون کے گھونٹ پینا۔

محاورے کو انگریزی میں idiom کہتے ہیں اور کہاوت یا ضرب المثل کے لیے انگریزی میں مختلف الفاظ استعمال ہوتے ہیں، مثلاً proverb, saying, maxim, adage وغیرہ۔

کہاوت یا ضرب المثل حقیقی معنوں میں ہوتی ہے اور کبھی مجازی معنوں میں یا استعاراتی انداز میں بھی آتی ہے لیکن اس میں مصدر اس طرح نہیں آتا جیسے محاورات میں، مثلاً ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا، جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں اور یہ منھ اور مسور کی دال وغیرہ کہاوتیں ہیں۔

☆ اردو میں ضرب الامثال کی لغات اور فرہنگیں

انگریزی لغات میں کہاوتوں کا اندراج نہیں ہوتا لیکن اردو لغات میں کہاوتیں بالعموم لازمی سمجھی جاتی ہیں اور اردو کی تقریباً تمام اہم اور ضخیم لغات میں کہاوتیں یا ضرب الامثال مع مفہوم مندرج ہیں۔اردو میں کہاوتوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔شاید اسی لیے اردو میں کہاوتوں کی لغات یا فرہنگیں الگ سے بھی لکھی گئی ہیں۔ان میں اردو بہ اردو لغات کے علاوہ فارسی بہ اردو اور انگریزی بہ اردو لغات بھی ہیں جن میں دو زبانوں کی باہم مترادف یا ہم معنی کہاوتیں درج ہیں۔ یہاں کہاوتوں یا ضرب الامثال کی اردو بہ اردو لغات کا ایک مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے۔البتہ بعض ناشرین نے تجارتی مقاصد کے تحت اردو کہاوتوں کی کچھ لغات شائع کی ہیں جن کی اچھی خاصی تعداد ہے لیکن ان کے غیر معیاری ہونے کی وجہ سے انھیں یہاں نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

۱۔خزینۃ الامثال (۱۸۰۱ء۔۱۸۰۰ء)

یہ اردو میں کہاوتوں کی پہلی لغت ہے۔اس میں اردو، عربی اور فارسی کی کہاوتیں الگ الگ ابواب کی صورت میں درج کی گئی ہیں۔ اسے شاہ حسین حقیقت (۱۸۳۳ء۔۱۷۷۲ء) نے ۱۲۱۵ ہجری (۱۸۰۱ء۔۱۸۰۰ء) میں مرتب کیا تھا۔لیکن اسے شائع ہونے میں خاصا عرصہ لگا اور اسے لکھنؤ سے مطبع مصطفائی نے ۱۲۷۰ ہجری (۱۸۵۳ء) میں پہلی بار شائع کیا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن لکھنؤ کے معروف اشاعتی ادارے نول کشور نے ۱۸۷۲ء میں شائع کیا۸۔ اسی دوسرے ایڈیشن کا عکس مقتدرہ قومی زبان نے ۱۹۸۶ء میں شائع کیا۔

خزینۃ الامثال کے نول کشوری ایڈیشن کے دیباچے سے ظاہر ہے کہ اسے عبدالرحمٰن شاکر نے مرتب کیا تھا اور اس پر اس دور کی اہم علمی شخصیت مولانا رکن الدین محمد (جو مولوی تراب علی کے نام سے معروف تھے) نے نظر ثانی کی اور عربی کی کہاوتوں کا ترجمہ بھی کیا اور حواشی بھی لکھے۹۔

خزینۃ الامثال میں اردو کہاوتوں کی تعداد خاصی ہے اور اس میں بعض ایسی بھی ہیں جو دیگر لغات میں نہیں۔

ایک اہم بات اس کتاب کی یہ ہے کہ اس کے آخر میں ایک ضمیمہ ہے جس میں پہلے فارسی میں ایک تحریر مزاح کے مستحب ہونے کے موضوع پر ہے اور اس کا عنوان ''مقدمہ در بیان استحبابِ مزاح'' ہے۔اس میں انھوں نے لکھا ہے کہ مطائبات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجایا و شمائل میں شامل تھے اور بقول ان کے احادیث اور روایات سے ثابت ہے کہ سرور کائنات ﷺ ازواج مطہرات اور اصحابِ کبار سے شائستہ اور پاکیزہ مزاح فرمایا کرتے تھے [جس میں کسی کی کسی قسم کی دل آزاری یا غیر مباح چیز کا شائبہ تک نہیں ہوتا تھا]۔انھوں نے اس سلسلے میں کچھ واقعات بھی لکھے ہیں۔اس کے بعد کچھ مزید پُر مزاح واقعات، لطائف و ظرائف بھی پیش کیے ہیں جو مختلف لوگوں سے متعلق یا ان سے منسوب ہیں۔ یہ تحریر فارسی میں ہے اور اس کا اردو میں ترجمہ ہونا چاہیے۔یہ اور بات ہے کہ کہاوتوں سے اس حصے کو کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے۔

اس ضمیمے کا دوسرا حصہ ''در بیان کنایات و مصطلحات فارسی'' کے عنوان سے ہے اور اس میں فارسی شعر و ادب میں مستعمل کنایات کی الف بائی ترتیب سے وضاحت کی ہے کہ ان سے کیا مراد ہے۔ یہ بھی زبان و ادب کے طالب علم کے لیے اہمیت رکھتا ہے مگر ضرب الامثال سے اس کوئی تعلق نہیں۔اس کے بعد بعض فارسی الفاظ سے متعلق معنی کی بحث ہے یہ بھی الف بائی ترتیب میں ہے اور اس کا بھی کہاوتوں سے کوئی تعلق نہیں۔اس ضمیمے کا چوتھا اور آخری حصہ بعض غلط العام الفاظ کی تصحیح سے متعلق ہے۔

۲۔نجم الامثال (۱۸۷۶ء)

اس نام سے مولوی محمد نجم الدین نے اردو کی کہاوتوں کا مجموعہ مرتب کیا۔لیکن یہ دراصل ایک سلسلے کا پانچواں حصہ تھا جس کا عنوان ''اردو زبان دانی'' تھا۔

مولوی ظفر الرحمٰن دہلوی کے مطابق نجم الامثال پہلی بار ۱۸۷۶ء/۱۲۹۳ ہجری میں شائع ہوئی اور اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۸۸۸ء/۱۳۰۶ ہجری میں طبع ہوا۱۱۔ تیسرے ایڈیشن کی اطلاع بھی انھوں نے دی ہے اور بتایا ہے کہ ''طبع سوم مطبع احمدی، لاہور''۱۲۔ البتہ تیسرے ایڈیشن کا سالِ اشاعت انھوں نے نہیں دیا۔

اس کے ۱۸۸۸ء کے ایڈیشن کا ایک نسخہ راقم کی نظر سے گزرا ہے۔ چونکہ یہ ایک کم یاب ایڈیشن ہے لہٰذا اس کی لوح کی عبارت، مع انگریزی تحریر، من و عن یہاں پیش کی جارہی ہے (اگرچہ بعض اردو الفاظ کا املا نامانوس ہے لیکن اسے یہاں برقرار رکھا گیا ہے۔اسی طرح بعض الفاظ ملا کر لکھے گئے ہیں اور یہ قدیم انداز اور املا بھی یہاں ہو بہو برقرار رکھا گیا ہے):

NAJM-UL-AMSAL

VOL V

OR

A collection of 4,000 oriental Proverbs with their proper application and explanatory fables

BY

MAULAWI MOHAMMAD NAJMUDDIN

Mathemetical Master of the Anglo Arabic School

DELHI

نجم الامثال

یعنے

اردو زباندانی کا پانچواں حصہ

جس میں ہندوستانی چار ہزار ضرب الامثال مع شرح اور قصص فراہم کی گئیں ہیں

مصنفہ

مولوی محمد نجم الدین صاحب مدرس ریاضی اینگلو عربی سکول دہلی

۱۸۸۸ء

مطبع احمدی میں احمد حسن خاں صاحب کے اہتمام سے چھپی

کتاب رجسٹری شدہ ہے۔جس پر مصنف کی مہر نہو وہ مسروقہ ہے

تیسری دفعہ ۱۰۵۰ جلد

3rd Edition 1050

(اس سے اگلی سطر جلد ساز کی کٹائی کی زد میں آنے کی وجہ سے پڑھی نہ جا سکی)

ابتدا میں مولف کا دیباچہ ہے جس میں اپنے والد کا نام محمد عزیز الدین بتایا ہے اور اپنے دادا محمد وارث الدین ''الخاطب بہ زمرد رقم خاں بہادر'' کو عالمگیر ثانی کا استاد لکھا ہے۔ اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کو اپنا جدِ امجد کہا ہے۔ پھر اردو زبان کی تاریخ مختصراً بیان کرتے ہوئے اس کو لشکری زبان بتایا ہے [کذا][۱۳]۔ کتاب کی تالیف کی وجہ بھی بتائی ہے کہ ''طلباءِ مدارس'' اور ''عام شائقین'' کے لیے کوئی ایسی کتاب دست یاب نہیں ہے ''جس میں تمام اردو زبان کے لغات اور روزمرہ اور برتاو کے محاورے اور اصطلاحات اور امثال'' موجود ہوں، چنانچہ انھوں نے اس ''اہم کام کا بیڑا اٹھایا''[۱۴]۔

بقول مولف چونکہ اس سارے کام کو ایک دفعہ چھپوانا بھی دشوار تھا اور ''خریداروں کی ہمت کا حال معلوم'' تھا اس لیے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ان پانچ حصوں کی تفصیل مولف نے یوں بیان کی ہے:

پہلے حصے میں ''لغات ومحاورات ور مصطلحات اور اور روزمرہ مع اسناد''، دوسرے حصے میں ''اصطلاحیں ہر پیشہ ور کی''، تیسرے حصے میں ''پہلیاں، مکرنیاں، انملیاں، دوسخنے، دوہے، کبت، گیت''، چوتھے حصے میں ''محاوراتِ عامہ عورات و اصطلاحاتِ بیگمات''، پانچویں حصے میں ''کئی ہزار ضرب الامثال یعنی کہاوتیں''[۱۵]۔

اس تیسرے ایڈیشن میں لغت کے تین سو دس صفحات ہیں اور ۳۱۱ تا ۳۱۷ پر تقریظیں اور تعریفی تبصرے دیے گئے ہیں جو ۱۸۷۶ء میں مختلف مطبوعات مثلاً اخبار انجمنِ پنجاب اور پنجابی اخبار (لاہور) میں پہلے ایڈیشن کی اشاعت کے بعد شائع ہوئے تھے۔ صفحہ ۳۱۸ تا ۳۲۰ ان کتابوں کے اشتہار پر مبنی ہیں جو اس ادارے نے شائع کی تھیں۔ ان میں مولف مولوی نجم الدین کی بعض درسی کتب مثلاً نجم الحساب کے علاوہ اردو زبان دانی کے سلسلے کی پانچ کتابوں کے بھی نام درج ہیں جو یہ ہیں: نجم اللغات، مصطلحاتِ نجمیہ، نجم الکلام، ریختی نجمیہ، نجم الامثال۔ ان کے علاوہ ایک چھٹی کتاب نجم المحاورات کا بھی ذکر ہے جس میں اس اشتہار کے مطابق اردو محاورے اور ان کی شعری اسناد دی گئی ہیں۔ ایک اور قابل ذکر کتاب اس میں نجم الآثار بھی ہے جو بقول ان کے ''اردو کورس'' ہے جس میں نظم ونثر کے علاوہ ''مشکل مقامات کی شرح اور لغات کی تشریح'' بھی دی گئی ہیں[۱۶]۔ افسوس کہ ان میں سے بیشتر کتابیں اب کم یاب اور کچھ نایاب ہیں۔

نجم الامثال کے ۱۸۸۸ء کے ایڈیشن میں پہلا اندراج ''آپ آپ کر مر گئے سرہانے دھرا رہا پانی'' کا ہے جبکہ آخری اندراج ''یہ وہ گڑ نہیں جو مکھیاں کھائیں'' کا ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے ''تمت تمام شد بالخیر والعافیت در سنہ ۱۳۰۶ ہجری نبوی''، جس کی مطابقت ۱۸۸۸ء سے ہوتی ہے۔

اس کا چوتھا ایڈیشن لاہور سے ۱۹۲۵ء میں پیسہ اخبار لاہور نے ''باخذ حقوق'' شائع کیا۔ چوتھے ایڈیشن میں صفحات بڑھ کر ۳۷۱ ہوگئے، البتہ پہلا اور آخری اندراج وہی رہا۔

نجم الامثال میں کم وبیش چار ہزار کہاوتیں شامل ہیں۔

۳۔ A Dictionary of Hindustani Proverbs (۱۸۸۴ء)

''اے ڈکشنری آف ہندوستانی پرووربس'' معروف لغت نویس ایس ڈبلیو فیلن (S.W.Fallon) (۱۸۸۰ء-۱۸۱۷ء) کی تالیف ہے۔ لیکن اس کی اشاعت اس کے انتقال (۱۸۸۰ء) کے بعد ہوئی۔ لغت کا پہلا ایڈیشن آر۔ سی۔ ٹیمپل (R.C.Temple) اور لالہ فقیر چند ویش کی نظرثانی اور تدوین کے بعد ۱۸۸۴ء میں شائع ہوا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۸۸۶ء میں بنارس سے چھپا[۱۷]۔ اس میں اردو، بھوجپوری اور مارواڑی کے علاوہ پنجابی کی کہاوتیں بھی شامل ہیں جن کی مجموعی تعداد بارہ ہزار کے لگ بھگ ہوگی۔ اس کے تین سو چالیس صفحات ہیں۔ اس لغت میں کہاوتوں کا مفہوم انگریزی زبان میں بیان ہوا ہے لیکن اندراجات اردو رسم الخط کی بجائے رومن حروف میں ہیں۔

> خزینۃ الامثال اردو میں کہاوتوں کی پہلی لغت ہے جس میں اردو، عربی اور فارسی کی کہاوتیں الگ الگ ابواب کی صورت میں درج کی گئی ہیں۔ اسے شاہ حسین حقیقت (۱۸۳۳ء-۱۷۷۲ء) نے 1215ہجری (۱۸۰۰-۰۱ء) میں مرتب کیا تھا

اس لغت کی خاص بات یہ ہے کہ فیلن اور اس کے ہندوستانی معاونین نے اس کے مواد کی جمع آوری کے لیے دور دراز علاقوں کے سفر کیے اور مختلف علاقوں کے لوگوں سے مل کر وہاں رائج کہاوتیں اور ان کے مفاہیم جمع اور مرتب کیے۔ فیلن اور دیگر مستشرقین جس طرح عملی تحقیقی کاوشوں سے لغات کی تدوین وترتیب کو مستند بناتے رہے ایسی کوششیں اردو کے مقامی لغت نویسوں کے ہاں کم ہی نظر آتی ہیں۔

۴۔ محبوب الامثال (۱۸۸۷ء)

منشی محبوب عالم کی مرتبہ اس لغت کا پہلا ایڈیشن لاہور سے ۱۸۸۷ء میں شائع ہوا۔ اس کی ایک اہم اور قابلِ قدر بات یہ ہے کہ اس میں اردو کہاوتوں کی ہم معنی یا مترادف عربی، فارسی، پنجابی اور انگریزی کہاوتیں بھی درج ہیں جن کے لیے الگ الگ کالم بنائے گئے ہیں۔ کہاوتوں کا اندراج انگریزی حروفِ تہجی کی ترتیب سے ہے۔

اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۰۲ء میں اور تیسرا ایڈیشن ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا [۱۸]۔ اس میں ۱۸۴ صفحات میں تقریباً سات سو کہاوتیں درج ہیں۔ ابتدا میں ایک طویل مقدمہ کہاوتوں کی اصلیت، مفہوم اور خصوصیات وغیرہ کے بارے میں ہے۔

۵۔ ایشیا اور یورپ کی ضرب المثلیں (؟)

متعدد ایشائی اور یورپی زبانوں، مثلاً چینی، جاپانی، ملائی، بنگالی، کشمیری، پنجابی، پشتو، اطالوی، انگریزی، فرانسیسی، روسی، عربی، فارسی، پرتگالی اور ہسپانوی وغیرہ، کی کہاوتوں کے اردو تراجم اس میں شامل ہیں۔ اس کے تیسرے ایڈیشن کا ایک نسخہ راقم کو صدر (کراچی) میں فٹ پاتھ پر لگنے والے بازارِ کتب سے دست یاب ہوا جو ۱۹۰۳ء میں لاہور سے شائع ہوا تھا [۱۹]۔ کتاب مختصر ہے اور انہتر (۶۹) صفحات پر مشتمل ہے۔ مولف کا نام درج نہیں ہے۔ پہلے ایڈیشن کا سالِ اشاعت بھی معلوم نہ ہو سکا۔

۶۔ محاوراتِ ہندوستان (۱۹۲۴ء)

منیر لکھنوی کی مرتبہ اس لغت کا پورا نام ''ملک کی زبان المعروف بہ محاوراتِ ہندوستان'' ہے۔ یہ پہلی بار کانپور سے ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی [۲۰]۔ اگرچہ اس کے نام سے اندازہ نہیں ہوتا لیکن اس میں کہاوتوں کی خاصی تعداد درج ہے اگرچہ ان کی مختصر وضاحت کی گئی ہے۔ گو روزمرہ اور محاورات بھی اس لغت میں درج ہیں۔

۷۔ گنجینۂ امثال (۳۱-۱۹۳۰ء)

راجا راجیسور اصغر ایک ریاست کے حاکم تھے لیکن

مختلف بازیوں مثلاً کبوتر بازی، بٹیر بازی اور دیگر علتوں کی بجائے علم وادب کی طرف راغب تھے۔ لغت نویسی سے خاص دل چسپی تھی اور کثیر تعداد میں لغات اور فرہنگیں مرتب کیں (گویا "لغت بازی" کی لت تھی)۔ چھیالیس صفحات پر مبنی ان کی اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۳۴۱ ہجری (۳۱۔۱۹۳۰ء) میں شائع ہوا [۲۱]۔ اس میں اردو اور فارسی کی تقریباً ایک ہزار ضرب الامثال کا اندراج ہے۔ لیکن صرف کہاوتیں درج کر دی گئی ہیں اور کوئی صراحت یا تشریح نہیں کی گئی۔

۸۔ گنجینۂ اقوال وامثال (۱۹۳۳ء)

منیر لکھنوی نے چھوٹی بڑی کئی لغات مرتب کیں۔ ان کی یہ کتاب پہلی بار ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی تھی اور اب اس کا دوسرا ایڈیشن وصی اللہ کھوکھر صاحب کی مساعی اور ان کے مقدمے کے ساتھ دوبارہ شائع ہوا ہے [۲۲]۔ کھوکھر صاحب کے مقدمے میں بعض اہم معلومات بھی شامل ہیں۔ ابتدا میں تیس کہاوتیں ان کے حکایتی پس منظر کے ساتھ درج ہیں اور اس کے بعد دو کالموں پر مبنی تقریباً دو سو صفحات پر محیط کہاوتیں مختصر سی وضاحت کے ساتھ دی گئیں ہیں۔

۹۔ گلدستۂ امثال (؟)

احمد حسین خان المتخلص بہ مذاق کی مرتبہ یہ کتاب نظامی پریس (لکھنؤ) سے شائع ہوئی۔ سال اشاعت درج نہیں۔ اندازہ ہے کہ آزادی سے قبل کے دور میں شائع ہوئی ہوگی۔ چھپن (۵۶) صفحات کی اس کتاب میں اردو، فارسی اور عربی کی صرف کہاوتیں درج ہیں، مفہوم یا تشریح نہیں دی گئی۔ ابتدا سے صفحہ ۲۴ تک اردو، صفحہ ۲۵ سے صفحہ ۳۸ تک فارسی اور صفحہ ۳۹ سے صفحہ ۵۷ تک عربی کی کہاوتیں دی ہیں، البتہ عربی کہاوتوں کا اردو ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔

۱۰۔ قصص الامثال (۱۹۳۷ء؟)

خواجہ محمد باقر حسن قادری سہارن پوری کی اس کتاب میں تقریباً ڈھائی سو کہاوتیں اور ان کا ماخذ یا حکایتی پس منظر بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان میں کہانیاں یا معروف روایات بھی ہیں اور تمثیلی قصے بھی جو گویا کسی کہاوت کے بننے کی وجہ بیان کرتے ہیں۔ کتاب اس لحاظ سے مفید ہے کہ اس میں ہر کہاوت کا مفہوم یا اس کا محلِ استعمال بیان کیا گیا ہے اور کہیں کہیں انگریزی کی مترادف کہاوتیں بھی درج کی گئی ہیں۔

رائل ایجوکیشنل بک ڈپو (دہلی) سے چھپی لیکن سال اشاعت درج نہیں البتہ مولف کی تصویر شامل اشاعت ہے جس پر مولف کے دست خط مع تاریخ موجود ہیں اور اس میں سال ۱۹۳۷ء درج ہے۔ قیاس کہتا ہے کہ اسی سال یا ایک دو سال بعد شائع ہوئی ہوگی۔

۱۱۔ فرہنگِ امثال (۱۹۳۷ء)

مسعود حسن رضوی ادیب کی مرتبہ اس فرہنگ میں ایسی عربی اور فارسی کہاوتوں کا اندراج مع معنی ہے جو اردو میں مستعمل ہیں۔ اس میں تقریباً بارہ سو امثال کا اندراج ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۷ء میں اور تیسرا ایڈیشن ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا [۲۳]۔

۱۲۔ قصہ طلب ضرب الامثال (۱۹۳۸ء)

خواجہ محمد عبدالمجید دہلوی کی مولفہ اس کتاب میں کہاوتوں کے پس منظر کے طور پر ان سے منسوب کہانیاں درج کی گئی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ایسے قصے اکثر کہاوتوں کے بعد گھڑ لیے گئے ہیں لیکن کئی کہاوتیں واقعی حقیقی زندگی کے واقعات اور حالات سے متاثر ہو کر ہی وجود میں آئی ہیں، اگرچہ ان کی تحقیق آج بہت مشکل ہے۔ بہرحال ان کہانیوں سے یہ ضرور ہوتا ہے کہ کہاوت کا پس منظر اور اس کی علت و غایت سمجھ میں آجاتی ہے اور اس میں پوشیدہ سبق اور حکمت بھی واضح ہو جاتے ہیں۔ اس کتاب میں لگ بھگ اسی (۸۰) ایسی کہاوتیں اور ان سے وابستہ کہانیاں بیان کی گئی ہیں۔ یہ پہلی بار ۱۹۳۸ء میں مکتبۂ جامعہ دہلی سے شائع ہوئی۔

۱۳۔ خزینۃ الامثال (؟)

اس کے مولف جلال الدین احمد جعفری نے اپنی کتاب کے لیے وہی نام منتخب کیا جو شاہ حسین حقیقت کی کتاب کا ہے۔ لیکن بہرحال مفید کام ہے اور اس میں تقریباً دو ہزار کہاوتیں مع تشریح درج ہیں۔ مکتبۂ انوار احمدی (الہ آباد) نے شائع کی لیکن سالِ اشاعت درج نہیں کیا۔ قیاس ہے کہ آزادی سے قبل کے دور میں شائع ہوئی۔

۱۴۔ کہاوت اور کہانی (۱۹۷۷ء)

سیفی پریمی کی مرتبہ اس مختصر کتاب میں کہاوتوں کا تلمیحی پس منظر دیا گیا ہے [۲۴]۔ عمدہ کام ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۵ء میں مکتبۂ جامعہ (دہلی) نے شائع کیا۔ کچھ عرصے قبل لاہور سے بھی (بلا اجازت) چھاپ دی گئی ہے۔

۱۵۔ جامع الامثال (۱۹۸۶ء)

اردو ضرب الامثال کی لغات میں "جامع الامثال" جامع ترین ہے۔ اس میں گزشتہ تقریباً تمام کاموں کو سمیٹ لیا گیا ہے۔ چار سو چوبیس صفحات کی اس لغت میں تقریباً دس ہزار کہاوتیں اور ان کا مفہوم درج ہے۔ وارث سرہندی کی مرتبہ اس لغت پر شان الحق حقی نے نظر ثانی کی اور اسے مقتدرہ قومی زبان نے ۱۹۸۶ء میں شائع کیا۔ حال ہی میں اس کا نیا ایڈیشن بھی ادارۂ فروغِ قومی زبان (سابقہ مقتدرہ) نے شائع کیا ہے۔

۱۶۔ اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو (۱۹۸۹ء)

اس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اگرچہ ڈاکٹر یونس اگاسکر کی یہ کتاب دراصل ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے لیکن اس کے آخر میں تقریباً اسی صفحات (دو کالموں پر مبنی) ضرب الامثال کی ایک فہرست دی گئی ہے جو بہت مفید ہے اور اس میں کئی ایسی کہاوتوں کا بھی اندراج ہے جو دیگر منابع و مصادر میں کم ملتی ہیں۔

۱۷۔ مرقع اقوال وامثال (۱۹۹۴ء)

یہ ایک اور ضخیم کام ہے۔ سید یوسف بخاری دہلوی کا تقریباً ہزار صفحات پر مبنی یہ کام اس لحاظ سے عجیب ہے کہ اس میں مرتب نے اردو، سندھی، پنجابی، پشتو، فارسی اور عربی کی کہاوتیں اور معروف اقوال جمع کر دیے ہیں۔ البتہ اس میں الف بائی ترتیب کا اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے اس میں کسی خاص کہاوت کو تلاش کرنا خاصا مشکل ہے اگرچہ ابتدا میں موضوع وار فہرست دی گئی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن انجمن ترقی اردو پاکستان نے ۱۹۹۴ء میں شائع کیا اور انجمن ہی سے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت چند سال قبل عمل میں آئی۔

۱۸۔ اردو میں مستعمل عربی وفارسی ضرب الامثال (۱۹۹۶ء)

مقبول الٰہی کی مرتبہ یہ کتاب مقتدرہ قومی زبان (اسلام آباد) نے ۱۹۹۶ء میں شائع کی۔ مفید کام ہے اگرچہ گزشتہ کتابوں، بالخصوص مسعود حسن رضوی ادیب کی کتاب، سے بھرپور "استفادہ" کیا گیا ہے لیکن اس کا کہیں کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔

۱۹۔ کہاوتیں اور ان کا حکایتی و تلمیحی پس منظر (۲۰۰۳ء)

ڈاکٹر شریف احمد قریشی نے تقریباً پانچ سو کہاوتوں کا تلمیحی و حکایتی پس منظر اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ عمدہ کام ہے۔ خدا بخش اورینٹل لائبریری (پٹنہ) سے ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی اور لاہور سے بھی بھائی لوگوں نے بلا اجازت شائع

کردی، لیکن ظلم یہ کیا کہ آخر میں دو صفحات پر مبنی نہایت اہم فہرست مآخذ کو اڑا دیا (ناشر کو ان دو صفحات کی مد میں غالباً لاکھوں کروڑوں کی بچت ہوئی ہوگی، رہ گئے حوالے سو: ہم بہو بیٹیاں یہ کیا جانیں)

۲۰۔اردو ضرب الامثال (۲۰۰۹ء)

ثروت سلطانہ ثروت کی مرتبہ یہ فرہنگ کراچی سے ۲۰۰۹ء میں شائع ہوئی ۲۵؎۔ یہ تقریباً سو (۱۰۰) صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں کہاوتوں کی مختصراً وضاحت کی گئی ہے۔ مولفہ نے اپنے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ انھوں نے ''ضرب الامثال کو معیاری اور مستند تصانیف سے یک جا کیا اور طلبہ کی استعداد بڑھانے کے لیے ان کو اس کتاب میں یک جا کر دیا''۔اس کے بعد انھوں نے خاص طور پر ان کتابوں کا ذکر کیا ہے جن سے انھوں نے اس لغت کو مرتب کرتے ہوئے استفادہ کیا ہے۔ان میں کُل تین (۳) کتابیں شامل ہیں جن میں سے دو فیروز اللغات کے مختلف ایڈیشن ہیں اور ایک فیروز سنز کی اردو انگریزی لغت ہے۔

اردو میں کہاوتوں کی لغات (جن میں سے کچھ کا ذکر صفحاتِ گزشتہ میں آیا ہے) کی دو سو سالہ تاریخ سے سراسر ناواقف ہوتے ہوئے ایک غیر معیاری لغت کو بنیاد بنا کر کہاوتوں کی لغت مرتب کرنا تو خیر سمجھ میں آتا ہے لیکن موصوفہ نے پیش لفظ میں یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ ''یقیناً یہ کتاب اس اعتبار سے اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے''۔اس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ خدا کرے کہ یہ اپنی نوعیت کی آخری کتاب بھی ہو۔

حواشی:

۱۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، ج ۱۷ (کراچی: اردو لغت بورڈ)، ۲۰۰۰ء۔

۲۔ ایضاً۔

۳۔ The Oxford Encyclopedic Englsih Dictionary (اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ۱۹۹۱ء)۔

۴۔ یونس اگاسکر، اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو (دہلی: موڈرن پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۸۸ء)، ص ۳۱۔۳۰

۵۔ وولف گینگ میڈر (Wolfgang Mieder)، Proverbs: A Handbook، (ویسٹ پورٹ: گرین وڈ پریس، ۲۰۰۴ء)، ص ۲۔

۶۔ ایضاً، ص ۳۔

۷۔ گوہر نوشاہی، تعارف، خزینۃ الامثال (مصنفہ شاہ حسین حقیقت)، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء)۔

۸۔ ایضاً۔

۹۔ دیکھیے: خزینۃ الامثال کے ابتدائی صفحات (مطبوعہ مقتدرہ) مرقومہ عبدالرحمٰن شاکر جن کا عکس مقتدرہ کی اشاعت میں بھی شامل ہے۔

۱۰۔ سجایا: یہ عربی لفظ ''سَجِیت'' یعنی ''عادت، مزاج، سیرت'' کی جمع ہے۔

۱۱۔ ظفر الرحمٰن، ہماری کہاوتیں، مشمولہ ''رہنمائے اردو محاورات و اضرب الامثال'' (لاہور: ملک بک ڈپو)، ص ۴۵۴

۱۲۔ ایضاً۔

۱۳۔ مولوی محمد نجم الدین، نجم الامثال، (دہلی: مطبع احمدی، ۱۸۸۸ء)، ص ۲۔۱ [اشاعتِ ثالث]

۱۴۔ ایضاً، ص ۳۔

۱۵۔ ایضاً، ص ۴۔

۱۶۔ ص ۳۲۰۔

۱۷۔ اس کے ۱۸۸۶ء کے ایڈیشن کی لوح پر طباعت و اشاعت سے متعلق یہ عبارت درج ہے:

PRINTED AT THE MEDICAL HALL PRESS, BANARAS
MAY BE HAD FOR CASH ONLY, OF
E.J.LAZARUS & CO., BANARAS---TRUBNER & CO. LONDON

۱۸۔ اشاعتِ دوم پر ''کارخانہ پیسہ اخبار، لاہور'' اور ''مطبع خادم التعلیم پنجاب'' درج ہے۔ اشاعتِ ثالث، پیسہ اخبار، لاہور، ۱۹۳۶ء۔

۱۹۔ مطبوعہ پیسہ اخبار، لاہور، ۱۹۰۳ء، تیسری اشاعت۔

۲۰۔ مطبع مجیدی، کان پور، ۱۹۲۴ء، بارِ اول۔

۲۱۔ مطبع شمسی، حیدر آباد (دکن)، ۱۳۲۱ھ۔

۲۲۔ نشریات، لاہور، ۲۰۱۷ء۔

۲۳۔ کتاب نگر، لکھنؤ، ۱۹۵۸ء، بارِ سوم۔

۲۴۔ دہلی: مکتبۂ جامعہ، ۱۹۷۷ء۔

۲۵۔ کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۰۹ء۔

مآخذ:

۱۔ ادیب، مسعود حسن رضوی، فرہنگ امثال، لکھنؤ: کتاب نگر، لکھنؤ، ۱۹۵۸ء، بارِ سوم۔

۲۔ اصغر، راجیشور راو، گنجینۂ امثال، حیدر آباد (دکن)، مطبع شمسی، ۱۳۲۱ھ۔

۳۔ اگاسکر، یونس، اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو، دہلی: موڈرن پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۸۸ء۔

۴۔ بخاری دہلوی، سید یوسف، مرقع اقوال و امثال، کراچی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۴۴ء، اشاعتِ اول۔

۴۔ پریمی، سیفی، کہاوت اور کہانی، دہلی: مکتبۂ جامعہ، ۱۹۷۷ء، اشاعتِ اول۔

۵۔ ثروت، ثروت سلطانہ، اردو ضرب الامثال، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۰۹ء۔

۶۔ جعفری، جلال الدین احمد، خزینۃ الامثال، الہٰ آباد: مکتبہ انوار احمدی، سن ندارد۔

۷۔ حقیقت، شاہ حسین، خزینۃ الامثال، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء۔

۸۔ سرہندی، وارث، جامع الامثال، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء۔

۹۔ ظفر الرحمٰن دہلوی، ہماری کہاوتیں، مشمولہ ''رہنمائے اردو محاورات و ضرب الامثال''، (مرتبہ عدنان عادل زیدی و مخدوم صابری) لاہور: ملک بک ڈپو، ۲۰۰۹ء۔

۱۰۔ عالم، منشی محبوب، محبوب الامثال، لاہور: پیسہ اخبار، ۱۹۳۶ء، اشاعتِ ثالث۔

۱۱۔ عبدالمجید دہلوی، خواجہ محمد، قصہ طلب ضرب الامثال، دہلی: مکتبۂ جامعہ، ۱۹۳۸ء۔

۱۲۔ فیلن، ایس ڈبلیو (Fallon, S.W) A Dictionary of Hindustani Proverbs (۱۸۸۴ء) بنارس، ۱۸۸۶ء (اشاعتِ دوم)

۱۳۔ قادری سہارن پوری، خواجہ محمد باقر حسن، قصص الامثال، دہلی: رائل ایجوکیشنل بک ڈپو، ۱۹۳۷ء [؟]

۱۴۔ قریشی، شریف احمد، کہاوتیں اور ان کا حکایتی اور تلمیحی پس منظر، پٹنہ: خدا بخش اورینٹل لائبریری، ۲۰۰۳ء۔

۱۵۔ مذاق، احمد حسین خان، گلدستۂ امثال، لکھنؤ: نظامی پریس، سن ندارد۔

۱۶۔ مقبول الٰہی، اردو میں مستعمل عربی و فارسی ضرب الامثال، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۶ء۔

۱۷۔ منیر لکھنوی، گنجینۂ اقوال و امثال، لاہور: نشریات، ۲۰۱۷ء۔ [اشاعتِ اول ۱۹۳۳ء]

۱۸۔ منیر لکھنوی، ملک کی زبان المعروف بہ محاوراتِ ہندوستان، کان پور: مطبع مجیدی، ۱۹۲۴ء، بارِ اول۔

۱۹۔ میڈر، وولف گینگ (Mieder, Wolfgang)، Proverbs: A Handbook، (ویسٹ پورٹ: گرین وڈ پریس، ۲۰۰۴ء)، ص ۲۔

۲۰۔ نجم الدین، نجم الدین، نجم الامثال، دہلی: مطبع احمدی، ۱۸۸۸ء [اشاعتِ ثالث]

۲۱۔ نوشاہی، گوہر، تعارف، خزینۃ الامثال (مصنفہ شاہ حسین حقیقت)، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء۔

کتبِ حوالہ:

۱۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، ج ۱۷، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۲۰۰۰ء۔

۲۔ The Oxford Encyclopedic Englsih Dictionary اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ۱۹۹۱ء۔

۳۔ ایشیا اور یورپ کی ضرب المثلیں، لاہور: پیسہ اخبار، ۱۹۰۳ء، اشاعتِ سوم۔

☆☆☆